بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵	۸ اخاء ۱۳۴۵ ہش ۔ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ ۔ ۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۳۲

اخبار احمدیہ

—● ربوہ ۷ راکتوبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

—● ربوہ ۷ راکتوبر۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت کل کسی قدر ناساز ہوگئی تھی۔ آج صبح طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—● اراکین مجلس انصار اللہ کی یاددہانی کے لئے گزارش ہے کہ مجلس کی طرف سے چار مالی تحریکات جاری ہیں۔ ان میں ہر رکن کا حصہ لینا ضروری ہے۔ اگر آپ سے پہلے سستی ہوئی ہو تو اس کا ازالہ اب کر کے عند اللہ ماجور ہوں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(۱) چندہ مجلس۔ آمد پر ½ پیسہ کے حساب سے

(۲) چندہ سالانہ اجتماع۔ سال بھر میں ایک روپیہ فی رکن کے حساب سے (مجلس ربوہ کے اراکین کے لئے اراکین کی تعداد پر تین روپے فی رکن کے حساب سے)

(۳) چندہ اشاعت لٹریچر۔ ایک روپیہ فی رکن سالانہ کے حساب سے۔

(۴) تعمیر فنڈ۔ حسب استطاعت ہر رکن سالانہ اس میں ضرور حصہ لے۔

(ظہور احمد قائد مال انصار اللہ)

—● میری والدہ صاحبہ ان دنوں بہت علیل ہیں۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق دل بڑھ گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ دیگر بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ والدہ صاحبہ محترمہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر فہمیدہ عظمت فضل عمر ہسپتال ربوہ)

—● عزیزم خواجہ منیر الدین قمر نے نیروبی سے اطلاع دی ہے کہ وہ معہ اہل و عیال ۱۰ راکتوبر کو یوگنڈا سے لنڈن کے لئے روانہ ہوں گے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے وہ عزیزوں کی خیریت سے پہنچنے کے لئے دعا کریں۔ (قمر الدین مولوی فاضل ربوہ)

—● مجلس خدام الاحمدیہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام ۹، ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو ایک کل ربوہ ہیڈ منٹن ٹورنامنٹ ہو رہا ہے جس میں سنگل اور ڈبل دونوں مقابلے ہوں گے۔ شائقین کرام دونوں روز ۳ بجے بعد دوپہر جامعہ کی گراؤنڈ میں تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کریں (زعیم ہوسٹل جامعہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن مجید نے انسانی تربیت کے تمام مراتب بیان کئے ہیں

یہ قرآن ہی ہے جس نے طبعی حالتوں اور اخلاق فاضلہ میں فرق کر کے دکھلایا ہے

"ایسی کامل کتاب (قرآن) کے بعد کس کتاب کا انتظار کریں جس نے سارا کام انسانی اصلاح کا اپنے ہاتھ میں لے لیا اور پہلی کتابوں کی طرح صرف ایک قوم سے واسطہ نہیں رکھا بلکہ تمام قوموں کی اصلاح چاہی اور انسانی تربیت کے تمام مراتب بیان فرمائے وحشیوں کو انسانیت کے آداب سکھلائے۔ پھر انسانی صورت بنانے کے بعد اخلاقِ فاضلہ کا سبق دیا۔

یہ قرآن نے ہی دنیا پر احسان کیا کہ طبعی حالتوں اور اخلاقِ فاضلہ میں فرق کر کے دکھلایا اور جب طبعی حالتوں سے نکال کر اخلاقِ فاضلہ کے محلِ عالی تک پہنچایا تو فقط اسی پر کفایت نہ کی بلکہ اور مرحلہ جو باقی تھا یعنی روحانی حالتوں کا مقام اس تک پہنچنے کے لئے پاک معرفت کے دروازے کھول دیئے اور نہ صرف کھول دیئے بلکہ لاکھوں انسانوں کو اس تک پہنچا بھی دیا پس اس طرح پر تینوں قسم کی تعلیم جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کمال خوبی سے بیان فرمائی۔ پس چونکہ وہ تمام تعلیموں کا جن پر دینی تربیت کی ضرورتوں کا مدار ہے کامل طور پر جامع ہے۔ اس لئے یہ دعوےٰ اس نے کیا کہ میں نے دائرہ دینی تعلیم کو کمال تک پہنچایا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:-

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ
الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ

یعنی آج میں نے دین تمہارا کامل کیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا۔ اور میں تمہارا دین اسلام ٹھہرا کر خوش ہوا یعنی دین کا انتہائی مرتبہ وہ امر ہے جو اسلام کے مفہوم میں پایا جاتا ہے یعنی یہ کہ محض خدا کیلئے ہو جانا اور اپنی نجات اپنے وجود کی قربانی سے چاہنا نہ اور طریق سے۔ اور اس نیت اور اس ارادہ کو عملی طور پر دکھلا دینا۔ یہ وہ نقطہ ہے جس پر تمام کمالات ختم ہوتے ہیں پس جس خدا کو حکیموں نے شناخت نہ کیا۔ قرآن نے اس سچے خدا کا پتہ بتایا" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹۲، ۹۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ر اکتوبر ۱۹۶۶ء

یقین کے تین مدارج

پھر آپ حق الیقین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"تیسرا علم کا ذریعہ وہ امور ہیں جو حق الیقین کے مرتبہ پر ہیں اور وہ تمام شدائد اور مصائب اور تکالیف ہیں جو خدا کے نبیوں اور راستبازوں کو مخالفوں کے ہاتھ سے یا آسمانی قضاء وقدر سے پہنچتے ہیں۔ اور اس قسم کے دکھوں اور تکلیفوں سے وہ تمام شرعی ہدایتیں جو محض علمی طور پر انسان کے دل میں تھیں اس پر وارد ہو کر عملی رنگ میں آجاتی ہیں۔ اور پھر عمل کی زمین سے نشوونما پاکر کمال تام تک پہنچ جاتی ہیں اور عمل کرنے والوں کو اپنا ہی وجود ایک نسخہ مکمل خدا کی ہدایتوں کا ہو جاتا ہے۔ اور وہ تمام اخلاق عفو اور انتقام اور صبر اور رحم وغیرہ جو صرف دماغ اور دل میں بھرے ہوئے تھے۔ اب تمام اعضاء کو عملی مزاولت کی برکت سے ان سے حصہ ملتا ہے اور وہ تمام جسم پر وارد ہو کر اپنے نقش و نگار اس پر جما دیتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے:۔

ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین۔ الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ۰ اولٰئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولٰئک ھم المھتدون ۰ لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذًی کثیرًا وان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور ۰

یعنی ہم تمہیں خوف اور فاقہ اور مال کے نقصان اور جان کے نقصان اور کوشش ضائع جانے اور اولاد کے فوت ہو جانے سے آزمائیں گے۔ یعنی یہ تمام تکلیفیں قضاء وقدر کے طور پر یا دشمن کے ہاتھ سے تمہیں پہنچیں گی۔ سو ان لوگوں کو خوشخبری ہو جو مصیبت کے وقت صرف یہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے ہیں اور خدا کی طرف رجوع کریں گے۔ ان لوگوں پر خدا کا درود اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے کمال تک پہنچ گئے ہیں۔ یعنی محض اس علم میں کچھ شرف اور بزرگی نہیں جو صرف دماغ اور دل میں بھرا ہوا ہو۔ بلکہ حقیقت میں علم وہ ہے کہ دماغ سے اتر کر تمام اعضاء اس سے متأدب اور رنگین ہو جائیں اور حافظہ کی یادداشتیں عملی رنگ دکھائی دیں۔ سو علم کے مستحکم کرنے اور اس کے ترقی دینے کا یہ بڑا ذریعہ ہے کہ عملی طور پر اس کے نقوش اپنے اعضاء میں جمالیں۔ کوئی ادنیٰ علم بھی مزاولت کے بغیر اپنے کمال کو نہیں پہنچتا۔ مثلاً مدت دراز سے ہمارے علم میں یہ بات ہے کہ روٹی پکانا نہایت ہی سہل بات ہے اور اس میں کوئی زیادہ باریکی نہیں صرف اتنا ہے کہ آٹا گوندھ کر اور بقدر ایک ایک روٹی کے اس آٹے کے پیڑے بنادیں اور ان کو دونوں ہاتھوں کے باہم ملانے سے چوڑے کرکے توے پر ڈال دیں اور ادھر ادھر پھیر کر اور آگ پر سینک کر رکھ لیں۔ روٹی پک جائے گی۔ یہ تو ہماری صرف علمی لاف وگزاف ہے۔ لیکن جب ہم ناتجربہ کاری کی حالت میں پکانے لگیں تو اول ہم پر یہی مصیبت پڑے گی کہ آٹے کو اس کے مناسب اندازہ پر رکھ سکیں۔ بلکہ یا تو پتھر سا رہے گا اور یا پتلا ہو کر گلگلوں کے لائق ہو جائے گا۔ اور اگر مر مر کر تھک تھک کر گوندھ بھی لیں تو روٹی کا یہ حال ہوگا کہ کچھ جلے گی اور کچھ کچی رہے گی۔ بیچ میں ٹکیہ رہے گی۔ اور کئی طرف سے کان نکلے ہوئے ہوں گے۔ حالانکہ پچاس برس تک ہم پکتی ہوئی دیکھتے رہے۔ غرض مجرد علم کی شامت سے جو عملی مشق کے نیچے نہیں آیا کئی سیر آٹے کا نقصان کریں گے۔ پھر جبکہ ادنیٰ ادنیٰ سی بات میں ہمارے علم کا یہ حال ہے۔ تو بڑے بڑے امور میں بجز مزاولت اور مشق کے صرف علم پر کیونکر بھروسہ رکھیں۔ سو خدا تعالیٰ ان آیتوں میں یہ سکھاتا ہے۔ کہ جو مصیبتیں میں تم پر ڈالتا ہوں۔ وہ بھی علم اور تجربہ کا ذریعہ ہیں۔ یعنی ان سے تمہارا علم کامل ہوتا ہے۔

اور پھر آگے فرماتا ہے کہ تم اپنے مالوں اور جانوں میں بھی آزمائے جاؤ گے لوگ تمہارے مال لوٹیں گے تمہیں قتل کریں گے اور تم یہودیوں اور عیسائیوں اور مشرکوں کے ہاتھ سے بہت ہی ستائے جاؤ گے۔ وہ بہت کچھ ایذا کی باتیں تمہارے حق میں کہیں گے۔ پس اگر تم صبر کروگے اور بے جا باتوں سے بچو گے تو یہ ہمت اور بہادری کا کام ہوگا۔ ان تمام آیات کا مطلب یہ ہے کہ بابرکت علم وہی ہوتا ہے۔ جو عمل کے مرتبہ میں اپنی چمک دکھادے اور منحوس علم وہ ہے جو صرف علم کی حد تک رہے کبھی عمل تک نوبت نہ پہنچے۔

جاننا چاہیئے کہ جس طرح مال تجارت سے بڑھتا ہے۔ اور پھولتا ہے۔ ایسا ہی علم عملی مزاولت سے اپنے روحانی کمال کو پہنچتا ہے سو علم کو کمال تک پہنچانے کا بڑا ذریعہ عملی مزاولت ہے۔ مزاولت سے علم میں نور آجاتا ہے۔ اور یہ سمجھو کہ علم کا حق الیقین کے مرتبہ تک پہنچنا اور کیا ہوتا ہے یہی تو ہے کہ عملی طور پر ہر ایک گوشہ اس کا آزمایا جاوے۔ چنانچہ اسلام میں ایسا ہی ہوا۔ جو کچھ خدائے تعالیٰ نے قرآن کے ذریعہ سے لوگوں کو سکھایا۔ ان کو یہ موقعہ دیا کہ عملی طور پر اس تعلیم کو چمکا دیں اور اس کے نور سے پُر ہو جاویں۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۹۵ تا ص۲۰۰)

انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود یہی ہے۔ جب انسان انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر اس مقام کو پالیتا ہے تو دنیا پر اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم ہو جاتی ہے۔ جو لوگ صرف اسلامی قانون کی عقلیتی برتری کی بناء پر چاہتے ہیں کہ کسی خطہ میں صحیح اسلامی حکومت قائم ہو جائے۔ ان کو تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ اگرچہ کئی صدیوں تک مسلمانوں کا قانون ہر اسلامی کہلانے والے ملک میں اسلامی رہا ہے۔ مگر سوائے خلافت راشدہ کے عہد کے کبھی صحیح اسلامی حکومت قائم نہیں ہو سکی۔ یہ درست ہے کہ اسلامی قانون عقلی لحاظ سے بھی تمام انسانی بنائے ہوئے قوانین سے برتر ہے۔ مگر اسلامی قانون کے صحیح نفاذ کے لئے ضروری ہے کہ انسان انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے اس حد تک ترقی یافتہ ہو کہ اس کے اعمال صحابہ کرام کی طرح حق الیقین کے درجہ پر پہنچے ہوئے ہوں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی امر کو واضح فرمایا ہے۔ اور لکھا ہے کہ

"چنانچہ اسلام میں ایسا ہی ہوا جو کچھ خدا تعالیٰ نے قرآن کے ذریعہ سے لوگوں کو سکھایا ان کو یہ موقعہ دیا کہ عملی طور پر تعلیم کو چمکا دیں اور اس کے نور سے پُر ہو جاویں۔"

اب جو لوگ محض اللہ تعالیٰ پر فرضی اور رسمی ایمان سے کرکٹ ہوتے ہیں اور محض اپنی عقلی رسائی کے بل پر اسلامی قانون کا نفاذ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ حقیقی اسلامی حکومت کس طرح قائم کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ تو ابھی علم الیقین کے درجہ پر بھی پوری طرح فائز نہیں ہیں۔ عین الیقین کا درجہ تو بہت دور ہے۔ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں۔ جس کو مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے سرفراز کیا گیا ہو۔ بلکہ وہ اس سے نہ صرف کلی طور پر ناواقف ہیں بلکہ اکثر اس سے منکر ہیں اور دعا کی قبولیت۔ الہام وکشوف و رؤیا کو یقینی علم کا ذریعہ ہی نہیں سمجھتے۔ اور اگر کوئی ایسا دعوےٰ کرتا ہے۔ تو اس کو زیادہ سے زیادہ خطیات سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ الہام ختم نبوت کی وجہ سے علم کا یقینی ذریعہ رہا ہی نہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ کو

باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر

مومن کے دِل میں شریعتِ اسلام کے تمام چھوٹے بڑے احکام کا احترام ہونا چاہیئے

ہر معاملہ میں رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت اور اسوۂ پر عمل کرنے کی کوشش کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک اہم تقریر

فرمودہ ۳۰ ر اکتوبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

فرمایا:-

شریعت کے بعض احکام

بظاہر چھوٹے چھوٹے نظر آتے ہیں لیکن اگر ان پر غور کیا جائے تو ان میں اتنی اہمیت ہوتی ہے کہ ان کا ترک کرنا قومی کیریکٹر کو خراب کر دیتا ہے۔ مثلاً اسلام کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کام میں دائیں کو بائیں پر ترجیح دی ہے۔ پانی پیتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے۔ کھانا کھاتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے۔ وضو کرتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے۔ نہاتے وقت دائیں کو ترجیح دی۔ غرض جتنے اہم کام ہیں ان میں آپ نے دائیں کو ترجیح دی ہے۔ سوائے ایسے کاموں کے جن کے اندر ناپاکی کا کچھ پہلو ہو ان میں بائیں کو رکھا ہے۔ مثلاً طہارت بائیں ہاتھ سے کرنی چاہیئے۔ یہ جو

دائیں کو فوقیت حاصل ہے

یہ صرف انسانوں ہی میں نہیں بلکہ اکثر جانوروں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ ان میں سے بھی اکثر دائیں ہاتھ سے ہی کام کرتے ہیں گو وہ انسان کی طرح تو نہیں کرتے مگر دائیں سے کام کرنے کی رغبت ان میں بھی پائی ضرور جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو گھوڑا اگر کھڑا ہو اور اس کو چلانا چاہو تو وہ پہلے اپنا دایاں پیر استعمال کرتا ہے۔ بعض اور جانور بھی دائیں کو استعمال کرتے ہیں شیر جب بھی پنجہ مارتا ہے دائیں ہاتھ کا مارتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جانور بھی انسان ہی کی طرح کرتے ہوں بلکہ اکثریت دایاں ہاتھ استعمال کرنے والے جانوروں کی پائی جاتی ہے۔ اسی طرح عوام الناس میں بھی خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں کثرت دائیں کے استعمال کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فطرت نے ہی دائیں کو اہمیت دی ہے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی کے تحت دائیں ہاتھ سے کام شروع کرنے کو ترجیح دی ہے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالےٰ نے دائیں بائیں کیلئے یمین وشمال کے الفاظ رکھے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولو تقوّل علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین۔ یعنی اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا تو ہم یقیناً اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ یہاں بھی یمین کا لفظ بولا گیا ہے۔ غرض اللہ تعالےٰ اور اس کے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کے سب یمین کو ترجیح دیتے رہے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو اس بات کا اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ آپؐ کی مجلس میں

بہت سے صحابہؓ بیٹھے تھے

کوئی شخص آپؐ کے لئے کچھ دودھ لیکر آیا اور کہا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) یہ دودھ لے لیں۔ آپؐ نے اس سے دودھ لے لیا اس میں سے تھوڑا سا پینے کے بعد آپؐ نے دائیں بائیں دیکھا۔ ممکن ہے کہ اس وقت تنگیٔ رزق ہو یا آپؐ کو خیال آیا ہو کہ حضرت ابوبکرؓ کو کچھ تکلیف ہے کیونکہ ان دنوں ان کی صحت کچھ کمزور تھی۔ آپؐ نے چاہا کہ وہ دودھ حضرت ابوبکرؓ کو دے دیا جائے مگر حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے بائیں طرف بیٹھے تھے اور دائیں طرف ایک چھوٹا سا لڑکا بیٹھا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کو دیکھ کر فرمایا کہ حق تو دائیں طرف بیٹھنے کی وجہ سے تمہارا ہے مگر میں یہ دودھ (حضرت) ابوبکرؓ کو دینا چاہتا ہوں اور وہ بائیں بیٹھے ہیں۔ اگر تم اجازت دو تو یہ دودھ میں (حضرت) ابوبکرؓ کو دے دوں۔ وہ لڑکا کہنے لگا اگر حق دائیں والے کا ہے تو میں یہ تبرک نہ دوں گا۔

یہ ایک عشقیہ رنگ ہے

اس وقت اس لڑکے کو دُودھ نظر نہیں آتا تھا بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تبرک نظر آتا تھا۔ جب اس لڑکے نے یہ کہا کہ میں یہ تبرک نہیں چھوڑتا تو آپؐ نے وہ دودھ اسی لڑکے کو دے دیا۔ عام طور پر اتنے چھوٹے لڑکوں کو مجلس میں دُور بٹھایا جاتا تھا مگر اس دن وہ لڑکا اتفاقاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ کے پاس بیٹھا تھا۔ اب دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دل چاہتا تھا کہ دودھ (حضرت) ابوبکرؓ کو دے دیں مگر آپؐ نے دائیں کو ملحوظ رکھا اور دودھ انہیں نہ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص طور پر دائیں کا خیال تھا۔ مگر اس زمانے میں

ان باتوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے

جیسا کہ میں دعوتوں میں عرصہ سے یہ نظارہ دیکھ رہا ہوں کہ لوگ بائیں طرف سے کھانا تقسیم کرنا شروع کرتے ہیں حالانکہ یہ چیز اسلام کی خصوصیات اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل کے بالکل خلاف ہے پھر بھی لوگ اس کی پروا نہیں کرتے۔ مثلاً آجکل شمس صاحب آئے ہوئے ہیں اور سارے قادیان میں ان کی دعوتیں ہو رہی ہیں۔ مجھے بھی بلا لیا جاتا ہے۔ دعوت کرنے والوں کی خواہش ہوتی ہے کہ سب سے پہلے خلیفہ کے سامنے چائے یا کھانا رکھا جائے۔ ان کی یہ خواہش تو درست ہے مگر میرے سامنے کھانا رکھنے کے بعد وہ بائیں طرف کھانا رکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان لوگوں (یعنی شمس صاحب اور سید منیر الحصنی) کو انہوں نے میرے بائیں طرف بٹھایا ہوتا ہے۔ اور چونکہ خلیفہ کے بعد ان مہمانوں کا حق سمجھا جاتا ہے اس لئے مجبوراً ان کو بائیں طرف سے شروع کرنا پڑتا ہے مگر

یاد رکھنا چاہیئے

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اعزاز کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ سب کام دائیں سے شروع کرنے چاہئیں تو دوسرا کون ہو سکتا ہے جو کہے کہ بائیں سے شروع کرو۔ اس لئے اگر مہمان کو میرے بائیں بٹھاتے ہیں تو چاہیئے کہ خواہ مہمان بائیں بیٹھے رہیں کھانا دائیں سے شروع کیا جائے تاکہ غلطی کرنے والے کو سزا ملے اور اس نے جن مہمانوں کی دعوت کی ہے ان کو سب سے بعد میں کھانا ملے۔ اگر وہ غلطی سے کھانا بائیں ہی کو پھیر دے گا تو دوسری دفعہ اس کو یاد نہیں آ سکے گا اس لئے ضروری ہے کہ بائیں طرف مہمان بٹھانے والا دائیں سے شروع کرے تاکہ اس کو اس غلطی کی سزا ملے۔ آجکل بہت سے لوگ غلطی کی سزا کو صرف سزا ہی سمجھتے ہیں اصلاح نہیں سمجھتے۔ حالانکہ

سزا کی اصل غرض

اصلاح ہوتی ہے۔ ہمارے اکثر آئمہ اپنے نفس کو خود سزا دیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی روحانیت جب تک ان کے متبعین میں رہی ان کی قوم کے بزرگ بھی اپنے نفس کی اصلاح کے لئے اپنے آپکو کئی قسم کی سزائیں دیا کرتے تھے۔ ایک بزرگ کے متعلق ذکر آتا ہے کہ وہ ساری رات اپنے آپ کو کوڑے مارتے رہتے تھے تو دیکھو وہ اپنے نفس کو خود سزا دیتے تھے۔ یہ

ایک اعلےٰ نکتہ

اصلاح کا ہوتا ہے۔ پس سزا ملنے کے

قابل نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ضرور لینی چاہیئے تاکہ نفس کی اصلاح ہو۔ یہ تصوف کی بات ہے اور صلحاء میں نفس کو سزا دینا اصولی نکتہ سمجھا جاتا ہے اور ہمیشہ سے اس پر عمل ہوتا چلا آیا ہے۔ ایک دفعہ میں نے فیصلہ کیا کہ جب تک اللہ تعالےٰ میری فلاں بات نہ مانے گا میں چارپائی پر نہ سوؤں گا بلکہ زمین پر سوؤں گا اور اس طرح اپنے نفس کو سزا دوں گا مگر پہلی ہی رات اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کر کے مجھے کہہ دیا کہ تمہاری وہ بات منظور کی جاتی ہے جاؤ چارپائی پر سوؤ۔ تو بات یہ ہے کہ اگر سزا اصولی ہو اور اس میں نمائش کا دخل نہ ہو تو تصوف کا حصہ ہے۔ بعض لوگ اپنے آپ کو بھوکا رکھنے کی سزا دیتے ہیں اور کئی کئی دن فاقوں میں گزار دیتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے آپ کو جاگتے رہنے کی سزا دیتے ہیں۔ اور متواتر کئی کئی دن نہیں سوتے۔ اور اس رنگ میں اپنی غلطی کا کفارہ کرتے ہیں ان دعوتیں کرنے والوں کو بھی چاہیئے کہ وہ مہمان کو میرے دائیں بٹھائیں تاکہ وہ دائیں سے کھانا یا چائے شروع کر سکیں ورنہ اگر وہ مہمان کو بائیں بٹھاتے ہیں تو اپنے اوپر یہ سزا لیں کہ مہمان کے سامنے بعد میں کھانا رکھیں۔ مگر ہر حالت میں شروع دائیں طرف سے ہی کیا جائے اور ہمیشہ

دائیں کو سب کاموں میں ملحوظ رکھا جائے

اب خدا تعالےٰ نے غیر اسلامی لوگوں میں بھی اس کا احساس پیدا کر دیا ہے۔ یورپین قومیں تو کیپ لیفٹ (KEEP LEFT) پر عمل کرتی ہیں مگر امریکہ والے کیپ رائٹ (KEEP RIGHT) پر عمل کرتے ہیں اور وہ سڑک کے دائیں طرف چلتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں دائیں چلنے سے بائیں طرف سڑک پر تنزل ہوگی اور دوسری طرف سڑک کی دیوار ہوگی اس لئے ٹریفک (TRAFFIC) میں حادثات کا زیادہ خطرہ نہ ہوگا اس لئے وہ موٹر دائیں طرف چلاتے ہیں اور ڈرائیور کی سیٹ موٹر میں بائیں طرف ہوتی ہے۔ میں جب سفر یورپ پر گیا تو فلسطین کے ہائی کمشنر نے میری دعوت کی۔ جب کھانا شروع ہوا تو میں نے چھری کانٹا دائیں ہاتھ سے پکڑا۔ جب انہوں نے مجھے دائیں ہاتھ میں چھری کانٹا پکڑے ہوئے دیکھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا اور دائیں ہاتھ سے کھانا شروع کر دیا حالانکہ وہ بائیں ہاتھ میں چھری کانٹا پکڑنے کے عادی تھے اور

یورپین قومیں اسی طرح کرتی ہیں

ان کی دو باتیں میں نے بہت زیادہ محسوس کیں۔ ایک تو یہ کہ جب انہوں نے دعوت کے لئے کہلا بھیجا تو میں نے انہیں پہلے سے اطلاع کر دی تھی کہ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کروں گا۔ جب ان کے مکان پر دعوت کے لئے گئے تو چونکہ میں نے پہلے سے کہلا بھیجا تھا کہ عورت سے مصافحہ نہیں کرنا۔ انہوں نے سمجھا کہ عورت کو پاس بھی نہیں بٹھائیں گے جب ان کا پرائیویٹ سیکرٹری انکی بیوی کو میرے پاس کی کرسی پر بٹھانے لگا تو انہوں نے منع کر دیا کہ ان کے پاس نہ بٹھاؤ۔ یہ میں نے ان کی دو باتیں نوٹ کیں۔ ایک تو یہ کہ انہوں نے ہمارے جذبات کا خیال رکھا اور دوسرے یہ کہ مہمان کے احترام کے لئے انہوں نے بائیں ہاتھ سے نہ کھایا بلکہ دائیں سے کھایا جب غیر اتنا لحاظ کرتے ہیں تو کیا مسلمان کہلانے والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لحاظ نہیں کریں گے۔ وہ ایک عیسائی تھا اور اس جگہ کا حاکم تھا اس کے مقابلہ میں میں رعایا تھا مگر اسنے میرا احترام کیا اور جب مجھے دائیں ہاتھ سے کھاتے دیکھا تو اس نے بھی

دائیں سے کھانا شروع کر دیا

بعد میں اس کے متعلق ان سے بات چیت ہوئی اور میں نے ان پر ظاہر کیا کہ "اسلام" کا حکم ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ تو وہ کہنے لگے ہاں ہاں بڑی اچھی بات ہے اور فطرت کے بھی مطابق ہے۔ پس مومن کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بہت زیادہ احترام ہونا چاہیئے۔ جو لوگ چھوٹی باتوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا احترام نہیں کرتے وہ بڑی باتوں میں تو بالکل ہی نہیں کر سکتے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے عطایا کی فراہمی میں حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری

کی

مساعئ جمیلہ

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابی ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیضِ صحبت سے اللہ تعالےٰ نے موصوف میں مخلصانہ خدمت کے لئے خاص قوتِ عمل اور جذبہ محبت ودیعت فرمایا ہے موصوف کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے جو قابلِ رشک محبت تھی اس کا اظہار اُن کی عملی شکر گزاری سے نمایاں ہوتا رہتا ہے۔

آپ فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں خود مخلصانہ قربانی پیش کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے احباب میں بھی اس تحریک کو مقبول اور کامیاب بنانے کے لئے کوشاں ہیں ادارہ فاؤنڈیشن کی مہم حصول وعدہ جات اور نقد وصولی کے سلسلہ میں آپ خاص امداد فرما رہے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

آجکل حضرت مولوی صاحب ادارہ ہذا کی درخواست پر کراچی میں عطایا کی فراہمی کے لئے سعی فرما رہے ہیں۔ ان کے ساتھ محترم سید افتخار حسین صاحب نائب امیر اور چوہدری عبدالقادر صاحب بطور ممبران وفد کام کر رہے ہیں اور نئے وعدے حاصل کر رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے سابقہ وعدوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور وصولی کے لئے بھی کوشش فرما رہے ہیں۔ وعدوں میں ۵۵,۸۳۰/- روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس رقم میں سب سے بڑا وعدہ محترم شیخ عبدالحفیظ صاحب کا ہے جو بیس ہزار روپیہ کا ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے حضرت مولوی صاحب کی صحت و عمر میں برکت دے اور فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی خدمت کے لئے ان کی مساعی میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور مخلصینِ جماعت جنہوں نے اس فنڈ میں وعدے لکھوائے ہیں اور ممبرانِ وفد کو جو حضرت مولوی صاحب کے ساتھ کام کر رہے ہیں اپنی برکتوں سے مالا مال کرے۔ آمین۔ (سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

نتیجہ امتحان بی ایس سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نتیجہ امتحان بی۔ ایس سی درج ذیل ہے۔

خلاصہ:۔ کُل تعداد شامل امتحان ۳۶ - پاس ۱۲ - کمپارٹمنٹ ۸ - نتیجہ بعد میں ۱

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	رول نمبر	نام	کمپارٹمنٹ
۴۸۶۵	جاوید حسن	۳۷۸	۴۸۶۹	بشارت احمد نذیر	انگریزی
۴۸۶۸	محمد اجمل	۴۳۸	۴۸۷۰	مبارک احمد	،،
۴۸۷۷	مسعود انور باجوہ	۳۸۰	۴۸۷۶	شاہد افضل	فزکس
۴۸۸۰	محمد ادریس انجم	۴۸۴	۴۸۸۲	رشید احمد	انگریزی
۴۸۸۱	ریاض حسن	۴۳۲	۴۸۸۴	ظہور احمد	،،
۴۸۸۳	سعید احمد خاں	۳۴۴	۴۸۸۸	سکندر محمود	،،
۴۸۸۵	ریاض حسین	۳۹۵	۴۸۸۹	احمد حسن	شماریات
۴۸۸۶	ملک حمید الدین	۳۶۲	۴۸۹۲	محمود احمد ایاز	کیمسٹری
۴۸۸۷	جاوید محمود شاہ	۳۵۱			
۴۸۹۰	محمد رمضان	۳۷۹	۴۸۹۸	منیر احمد منیب	نتیجہ بعد میں
۴۸۹۱	ناصر احمد مظہر	۴۰۱			
۱۸۲۱۰	نسیم احمد سیفی	۴۱۶			

مرکزی اجتماع انصار اللہ (۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر) میں احباب بکثرت شرکت فرماویں

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

جدید وصایا کی تکمیل کیلئے ضروری ہدایات

(قسط نمبر ۲)

سلسلہ کے لئے دیکھیں اخبار الفضل مورخہ ۶۶-۹-۳

وصایا کی تکمیل کے لئے چند امور اور بھی ضروری اور قابل توجہ ہیں۔ وصیت کرنے والے احباب کے لئے تو یہ نئی چیز ہوتی ہے اور وہ پہلے اس سے واقف نہیں ہوتے اس لئے سیکرٹری صاحبان وصایا (جہاں سیکرٹری وصایا مقرر نہ ہو وہاں دوسرے مقامی عہدیداران) کا فرض ہے کہ وصایا کی تکمیل بڑی احتیاط سے کرائیں یا خود کریں۔ دفتر میں چند ایک ایسی وصایا بھی موصول ہیں۔ کہ مضمون غلط ہونے کے علاوہ وصیت کنندگان نے صرف اپنے دستخط کر کے فارم بھجوا دئے ہیں۔ نہ ان پر گواہوں کے دستخط اور نہ مصدقین کی تصدیق۔ اسی طرح بعض وصایا میں کئی اور نقائص اور خامیاں ہوتی ہیں۔ جن سے ناواقف اصحاب کو واقف کرنا سیکرٹری صاحبان وصایا اور دیگر مقامی عہدہ داروں کا کام ہے۔ لہذا درخواست کی جاتی ہے کہ وصایا کی تحریر و تکمیل کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات کو مدنظر رکھا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ ہدایات کا کام کو مشکل اور پیچیدہ بنانے کے لئے نہیں بلکہ کام کو آسان بنانے اور کام میں امکانی پیچیدگیوں کو دور اور صاف کرنے کی غرض سے ہیں اور یہ غرض ان کو ایک نظر غور اور توجہ کے ساتھ پڑھ لینے سے پوری ہو سکتی ہے

مضمون وصیت

(۱) سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ وصیت کا مضمون مسودات مندرجہ رسالہ الوصیت صفحہ ۵۹-۶۲ میں سے کسی ایک مسودہ کے مطابق ہو جو وصیت کنندہ کے حالات کے مناسب ہو۔ وصیت کی عبارت صاف اور خوشخط ہو۔ اس میں قطع و برید نہ ہو۔ جہاں کوئی لفظ یا عبارت کاٹنی پڑے۔ وہاں وصیت کنندہ کے دستخط ہوں۔

تاریخ نفاذ

(۲) حصہ آمد کی وصایا میں یہ بات لازماً درج کی جائے کہ وصیت کس تاریخ سے نافذ العمل ہو گی۔ تاریخ تحریر سے یا صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کی تاریخ سے۔ دونوں باتوں کا فرق وصیت کرنیوالے کو سمجھا دیا جائے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رسالہ الوصیۃ صفحہ ۵۶/۵۸ / ۵۹ یا الفضل مجریہ ۶۶/۳/۲۱)

ابتدائی چندے

(۳) چندہ شرط اول حسب حیثیت وصیت کنندہ اور اس کے علاوہ چھ روپے پچاس پیسے چندہ اعلان وصیت مقامی سیکرٹری مال کو ادا کر کے رسید حاصل کر لی جائے اور رسید کا نمبر اور تاریخ فارم وصیت پر درج کیا جائے۔ ان دونوں چندوں کا وصیت کے ساتھ فوراً ادا ہونا ضروری ہے ورنہ وصیت پر دفتر میں کوئی کارروائی نہ ہوگی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رسالہ الوصیت صفحہ ۶۳-۶۴ یا الفضل مجریہ ۶۶/۴/۲۸

مکمل پتہ

(۴) وصیت کنندہ کا نام اور پتہ مکمل اور صاف ہونا چاہیئے۔ جس پر ان سے خط و کتابت کی جا سکے۔ اگر کوئی صاحب بوجہ تعلیم یا بصورت ملازمت یا تجارت کسی ایسی جگہ سے وصیت کریں جو ان کی اصل سکونت نہیں ہے تو ضروری ہے کہ وہ فارم وصیت کی پشت پر اپنی اصل سکونت بھی معہ مکمل پتہ لکھدیں۔ مثلاً کوئی صاحب جو کراچی میں ملازم یا تاجر ہیں یا تعلیم حاصل کر رہے ہیں لیکن ان کی اصل سکونت لاہور کی ہے تو وہ وصیت فارم کے متن میں تو بیشک کراچی کا پتہ درج کریں لیکن اسکی پشت پر لاہور کا پتہ بھی لکھدیں۔ اس طرح دفتر کو ان سے یا ان کے خاندان سے کسی حد تک متعارف ہونے میں مدد مل جائے گی۔ اور عندالضرورت خط و کتابت کے لئے اصل سکونت کی طرف بھی رجوع کیا جا سکتا ہے۔

مشترکہ جائیداد

(۵) وصیت بغیر دو معتبر اور ثقہ گواہوں کے کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ دو گواہ اگر مقامی جماعت کے عہدہ دار ہوں تو زیادہ مناسب ہے۔ شادی شدہ عورتوں کی وصایا پر ایک گواہ اس کا خاوند اور دوسرا کوئی مرد عہدہ دار ہو۔ وصیت میں اگر کوئی جائیداد ایسی درج ہو جو ہنوز مشترک اور ناقابل تقسیم ہو تو علاوہ مذکورہ بالا دو گواہوں کے جائیداد دیں مشترکہ نابالغ شرکاء کے بھی دستخط معہ ان کی ولدیت وغیرہ اور رشتوں کے درج ہونے چاہئیں۔

27

مصدقین

(۶) مردوں کی وصایا کے مصدقین بھی حتی الامکان مقامی جماعت کے عہدیدار ہونے چاہئیں۔ مثلاً امیر۔ صدر۔ سیکرٹری وصایا وغیرہ۔ مستورات کی وصایا میں ایک مصدق اس کا خاوند یا باپ۔ دوسرا مصدق مقامی جماعت کا کوئی عہدیدار اور تیسری مصدقہ لجنہ کی صدر یا سیکرٹری ہونی چاہیئے۔ لیکن جہاں لجنہ قائم نہ ہو وہاں پہلے دونوں مصدق ہی کافی ہیں۔ مگر ایسی صورت میں دوسرے مصدقوں کو یہ نوٹ دینا چاہیئے کہ یہاں لجنہ کا نظام نہیں ہے۔

مستورات کا مہر

(۷) شادی شدہ مستورات کی وصایا میں مہر کا ذکر لازماً ہونا چاہیئے۔ (خواہ مہر وصول کر کے خرچ کر لیا ہو یا بذمہ خاوند واجب الادا ہو یا معاف کر دیا ہو) کیونکہ یہ چیز مستورات کی وصایا میں حسب فیصلہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطور بنیاد کے ہے۔ اس لئے اس کا ذکر اور رقم کی مقدار لازماً درج کی جائے اور واجب الادا مہر کے متعلق خاوند کی طرف سے مندرجہ ذیل تحریر معہ دو گواہوں کے دستخطوں کے شامل وصیت کی جائے کہ

"میری بیوی (نام) کا مہر (لفظوں میں) روپے مجھ پر واجب الادا ہے جس کا حصہ وصیت میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں"

مگر بہتر اور مستحسن یہ ہے کہ وصیت کے ساتھ ہی حصہ وصیت ادا ہو جائے۔ تاکہ جس حد تک مہر کا تعلق بیوی کی وصیت کے ساتھ ہے اس کی ادائیگی کے ذمہ سے وہ سبکدوش ہو جائے۔

ملکیتی زرعی اراضی کا حصہ وصیت

وصیت میں اگر ملکیتی زرعی اراضی پیش کی جائے تو اس کے متعلق وصیت کنندہ کو وصیت کے ساتھ مندرجہ ذیل تحریر بھی علیحدہ کاغذ پر لکھکر دو گواہوں کے دستخطوں کے ساتھ شامل کرنا ضروری ہے۔

میں اپنی ملکیتی زرعی اراضی رقبہ ..... مالیتی اندازاً .... واقع ...... جو میں نے اپنی وصیت میں تحریر کی ہے۔ کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں منڈی کے بھاؤ ادا کرونگی اگر میں ایسا نہ کر سکوں اور میرے ورثاء بھی ایسا نہ کریں تو میری وصیت منسوخ سمجھی جائے۔ م

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

جاننے کا جو عین الیقین کا درجہ ہے وہ بھی حاصل نہیں۔ صحیح معنوں میں حق الیقین کا درجہ تو بہت بعید ہے یہ درجہ محض استقامت کا نام نہیں ہے۔ محض استقامت اکثر جرائم پیشہ لوگ بھی دکھا سکتے اور خواہ ان پر کتنی سختی کی جائے اپنا راز نہیں بتاتے صحیح معنوں میں استقامت فی الدین جو حق الیقین کا درجہ پیدا کرتی ہے وہی صحیح دینی اعمال کی ضامن ہوتی ہے اور اس سے جنت کے دروازے کھلتے ہیں اور الٰہی حکومت قائم ہوتی ہے۔ اور صحیح معنوں میں اسلامی قانون کا نفاذ ہو سکتا ہے اور جس شخص کو خود یہ مقام حاصل نہیں۔ وہ تجدید و احیائے دین کس طرح کر سکتا ہے ع

آنکس کہ خود گم است کرا رہبری کند

تقریب شادی

مورخہ ۶۶-۹-۳ کو مسجد احمدیہ ڈیرہ غازیخاں میں بعد نماز جمعہ مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب جوزا مربی سلسلہ نے برادر عزیز عبدالوہاب خان صاحب قمر خلف مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر سابق امیر جماعت ہائے ڈیرہ غازیخان کا نکاح عزیزہ ثریا جہاں بیگم صاحبہ بنت سردار احمد یار خان صاحب قیصرانی مرحوم کے ساتھ پڑھا۔ بعد نماز عشاء سردار صاحب مرحوم کے مکان پر تقریب رخصتانہ عمل میں لائی گئی۔ تلاوت قرآن پاک حافظ محمد عمر صاحب نے کی۔ اور حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام مولوی عبدالواحد صاحب معلم سلسلہ نے خوش الحانی سے سنایا۔ اسکے بعد ملک عزیز محمد صاحب وکیل اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر نے سلسلہ احمدیہ کی صداقت اور اسلام کے شادی بیاہ کے احکامات پر اور سلسلہ احمدیہ کی خصوصی تعلیم پر تقریریں کیں۔ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء کو مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر نے اپنے مکان رحمانیہ منزل پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں شہر کے تمام احمدی احباب کے علاوہ دیگر اعلیٰ غیر از جماعت اہل محلہ اور معززین بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے

(خاکسار سید محمد عثمان شاہ کلرک دفتر ہائیکورٹ سیکرٹری رحمانیہ حال نزیل رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازیخاں

م۔ العبد گواہ نمبر ۱ گواہ نمبر ۲

(مع پورا پتہ) (مع پورا پتہ) (مع پورا پتہ

نوٹ:۔ اس مضمون میں جہاں جہاں رسالہ الوصیت کا حوالہ ہے اس سے مراد رسالہ الوصیت شائع کردہ دفتر بہشتی مقبرہ ۱۹۶۶ء ہے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ضروری سامان...... سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

۲۱-۲۲-۲۳ر اکتوبر ۱۹۶۶ء

خیمے کا سامان:- ایک خیمہ بنانے کے لئے مندرجہ ذیل سامان کی ضرورت ہوتی ہے اجتماع پر آنے والے خدام سامان ساتھ لائیں۔ ایک خیمہ ایک حزب کے لئے کافی ہوگا۔

رسی۔ دو دو ٹہنیاں یا چار کھمبے۔ چار موٹی چھڑیاں۔ آٹھ کھونٹیاں

خادم کا سامان:- اجتماع میں شامل ہونیوالے ہر خادم کے پاس مندرجہ ذیل سامان ہر وقت موجود رہنا ضروری ہے۔ مقام اجتماع میں داخلہ کے وقت پڑتال کی جائیگی۔ مناسب ہوگا کہ مقامی مجالس کے قائدین خدام کی روانگی سے قبل ہی پڑتال کر لیں۔

ایک تھیلا۔ تھیلہ میں رسی۔ چاقو۔ دیا سلائی۔ سوئی۔ دھاگہ۔ گلاس یا مگ۔ پلیٹ۔ پٹی ۳ انچ چوڑی۔ دو گز لمبی یا ۳۰×۳۰ انچ کا کھدر رومال۔ ٹارچ۔ بالٹی۔ برائے ایک حزب۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

جماعت احمدیہ کوٹھے والا ضلع ملتان کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۵ر ستمبر ۱۹۶۶ء گیارہ بجے صبح سے ساڑھے چار بجے شام تک جماعت احمدیہ کوٹھے والا ضلع ملتان کا تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان منعقد ہوا۔ تلاوت خاکسار نے کی اور نظم مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مربی منٹگمری نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی ملتان۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر مربی ملتان اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مربی منٹگمری نے بعض سوالات کے بڑی عمدگی سے جواب دیئے۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ ملتان شہر کے علاوہ جماعتوں کے نمائندگان بھی شریک ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے جلسہ کامیاب ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(خاکسار: عبد المنان شاہد مربی سلسلہ مسجد احمدیہ حسین آگاہی ملتان)

درخواست ہائے دعا

۱۔ گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول کے نتائج عنقریب نکلنے والے ہیں۔ جس میں ۱۲ احمدی طلباء نے امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد افضل طاہر (وقف عارضی) امیر بالو والہ چک ۲۹۵ ر ب)

۲۔ میری گردن کے بائیں طرف کچھ زہریلے پھوڑے نکل آئے ہیں۔ جن کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ علاج شروع ہے۔ مگر ابھی افاقہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے۔ (طاہر محمود)

جماعت احمدیہ چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر کا تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر کا ایک تربیتی جلسہ مورخہ ۲۸/۹/۶۶ بعد عشاء مسجد احمدیہ چک ۱۵۱ میں منعقد ہوا۔ صدارت خاکسار نے کی۔ تلاوت قرآن ماسٹر منصور احمد صاحب کی۔ نظم خاکسار نے پڑھی۔ شیخ [illegible] احمد صاحب معلم وقف جدید چوہدری عبد الرحمن صاحب کوٹ احمدیاں مولوی محمد اکبر افضل صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کنری اور مولوی محمد الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ میر پور خاص نے تقریریں فرمائیں۔ آخر میں خاکسار نے تقریر کی۔ احمدی اور دوسرے احباب نے بڑی دلچسپی سے تقریریں سنیں۔ دوران جلسہ منیر احمد و جمیل احمد صاحبان ساکن کوٹ احمدیاں نے نظمیں پڑھیں۔ جلسہ میں سمر روڈ۔ ڈگری ابراہیم آباد۔ کوٹ احمدیاں۔ چک ۱۵۶ کے احباب بھی شریک ہوئے۔ جلسہ کے لئے لاؤڈ سپیکر مکرم محترم ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب صدیقی نے بھجوا دیا تھا۔ مگر وہ خود بوجہ علالت تشریف نہ لا سکے۔ احباب ان کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام جماعت احمدیہ چک ۱۵۱ نے کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

محمد شفیع خاں نجیب آبادی — کراچی (عارضی وقف ایام)

ایک لطیف نکتہ اور اس کی قدردانی کا طریق

تحریک جدید کے دفتر سوئم کے اجراء کو حضرت المصلح الموعودؓ کے عہد مبارک سے منسوب کیا گیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اگرچہ تحریک جدید کے دفتر سوئم کے اجراء کا اعلان ۲۹ر اپریل ۱۹۶۵ء کو فرمایا تھا۔ جبکہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مولائے حقیقی کو پیارے ہو چکے تھے لیکن آپ نے اس تیسرے دفتر کی تاریخ اجراء کو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک تک ممتد فرما دیا۔ یعنی اس میں حصہ لینے والوں کے لئے قربانی کا آغاز یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے پسند فرمایا۔ حضور کی اس اقدام نوازی میں جو لطیف نکتہ مضمر ہے وہ حضور ایدہ اللہ کے الفاظ میں ہی ملاحظہ فرمائیے۔ فرمایا

"میں چاہتا ہوں کہ اب دفتر سوم کا اجراء کر دیا جائے۔ لیکن اس کا اجراء یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے شمار کیا جائے گا۔ کیونکہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے اس طرح یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے ۳۱ر اکتوبر ۱۹۶۶ء تک ایک سال بنے گا۔ میں اسلئے ایسا کر رہا ہوں تا کہ دفتر سوم بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف منسوب ہو اور چونکہ اللہ تعالیٰ مجھے اس اعلان کی توفیق دے رہا ہے اس لئے میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے بھی اپنے فضل سے ثواب عطا کرے گا اور اپنی رضا کی راہیں مجھ پر کھولے گا۔ پس میں چاہتا ہوں کہ دفتر سوم کا اجراء یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے ہو"

حضور کی اس وضاحت کے بعد کوئی ایک مخلص احمدی نہ ہوگا جو دفتر سوم میں شامل ہو اور پھر اسے یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے شمار کرانے کی کوشش نہ کرے۔ اس طرح اپنی قربانی کو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک سے شروع کرنے میں جو قیمتی نکتہ مضمر ہے اسکی قدردانی کرنا ہر مخلص کا فرض ہے اور وہ اس طرح ہو سکتی ہے کہ اب اگرچہ دفتر سوم کا پہلا سال اختتام پذیر ہونے والا ہے۔ لیکن دفتر سوم کے نئے سال کے وعدے پیش کرتے وقت پہلے خالی سال کو بھی پُر کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ اور اس طرح دفتر سوم کے سال اول اور سال دوم کے وعدوں کی ادائیگی سال دوم کے اختتام سے پہلے کر دی جائے — محض اس خیال سے کہ دفتر سوم کا پہلا سال گذر رہا ہے۔ جلد دوسرے سال سے اس دفتر میں حصہ لے لیا جائے گا۔ ایک بہت بڑے ثواب سے محرومی کا باعث ہوگا

(وکیل المال اول)

نظارت تعلیم کے اعلانات

گورنمنٹ ٹریننگ کالج ملتان:- داخلہ بی۔ ایڈ ملتان بہاولپور ڈویژن کے امیدواران کیلئے امیدواران بیوسکیم بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی کا نتیجہ نکلنے کے دس دن بعد تک کسی دن ۸ اور ۱۲ بجے کے درمیان انٹرویو کے لئے حاضر ہو سکتے ہیں۔ انٹرویو سے پہلے فارم داخلہ و ضروری ہدایات اصالتاً یا ۳۰ پیسے کے ٹکٹ بھیجکر پرنسپل صاحب کے دفتر سے حاصل کریں۔ (پ۔ ٹ ۶-۱۰-۶۶م)

ہیلی کالج آف کامرس:- ایم۔ کام میں داخلہ کے لئے درخواست ۱۰/۱۱/۶۶ تک وہ طلباء جو بی۔ کام کر چکے ہیں دے سکتے ہیں۔ انٹرویو ۱۵/۱۱/۶۶ - ۹ بجے (پ۔ ٹ ۶-۱۰-۶۶م)

پاکستان ویسٹرن ریلوے:- امیدواران مغربی پاکستان کے لئے کلرک دو سو اور دو سو ٹین کلرک کی عارضی اسامیاں محکمہ اکاؤنٹس میں۔ تحریری امتحان اور ڈاکٹری معائنہ کے بعد تقرری۔ عمر ۱/۱/۶۶ کو ۱۸ تا ۲۵ سال گریجوایٹ کے لئے ۳۰ سال مجوزہ فارم داخلہ بڑے بڑے اسٹیشنوں سے ۱/- علاوہ درخواست معرفت ایمپلائمنٹ ایکسچینج بنام فنانشل ایڈوائزر و چیف اکاؤنٹس آفیسر (ایڈمنسٹریشن سیکشن) ایمپرس روڈ لاہور ۳۱/۱۰/۶۶ تک ضروری سرٹیفکیٹ مصدقہ ہمراہ درخواست نیز ڈومیسائل کا سرٹیفکیٹ مجسٹریٹ درجہ اول کا مصدقہ (پ۔ ٹ ۶-۱۰-۶۶ء)

پنجاب یونیورسٹی انگلش ڈیپارٹمنٹ:- میں داخلہ کے درخواست بنام ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ ۱۱/۱۰/۶۶ تک۔ ایک سالہ کورس۔ انٹرویو ۱۲/۱۰/۶۶ ۸ بجے۔ دو سالہ کورس کے لئے ۱۲/۱۰/۶۶ ۹ بجے انٹرویو ۱۵/۱۰/۶۶ - ۹ بجے (پ۔ ٹ ۱۱/۱۰/۶۶)

ایف۔ اے کا سپلیمنٹری امتحان ۱۵/۱۱/۶۶ کی بجائے ۲۵/۱۱/۶۶ ہوگا۔ (پ۔ ٹ ۶/۱۰/۶۶) (ناظر تعلیم)

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے سالانہ چندہ صرف ٦ روپے (مینجر رسالہ انصار اللہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● نئی دھلی ٦ اکتوبر۔ بھارت میں طلباء کے ایجی ٹیشن نے انتہائی نازک صورت اختیار کر لی ہے اور بڑے بڑے شہروں میں خانہ جنگی کا سا منظر نظر آرہا ہے۔ وزارت داخلہ کے بعض حکام نے اس شبہ کا اظہار کیا ہے کہ طلباء کے ہنگاموں کی پشت پر کوئی منظم ہاتھ ہے جو حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندا اس سے قبل چین نواز کمیونسٹوں پر اسی قسم کا الزام عائد کر چکے ہیں۔

کل رات کانپور میں پولیس اور طلباء میں کئی گھنٹہ تک دست بدست لڑائی ہوتی رہی۔ سنگ باری لاٹھی چارج فائرنگ اور مظاہرین لوگوں کے نعروں نے اس صنعتی شہر کو ایسے میدان جنگ میں تبدیل کر دیا تھا۔ جہاں دونوں فریق ایک دوسرے کو فیصلہ کن شکست دینے پر تلے ہوئے ہوں۔

بریلی۔ مراد آباد۔ لکھنؤ اور پٹنہ میں پرسوں اور آج صبح طلباء، عام مظاہرین اور پولیس میں جھڑپیں ہوتی رہیں۔ کانپور میں کل رات گئے تک ١٨٠ افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

طلباء نے کانپور میں ایک پاور سٹیشن اور ایک سرکاری بس کو آگ لگا دی اور کئی سرکاری محکموں پر حملے کئے۔ پولیس نے حالات پر قابو پانے کے لئے پہلے لاٹھی چارج کیا۔ اس کے بعد فائرنگ کی جس سے ٥٦ آدمی زخمی ہوئے ان میں ایک کالج کے پرنسپل بھی ہیں جنہیں نازک حالت میں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے اس سے قبل ایک پرنسپل آنسو گیس کا گولہ لگنے سے ہلاک ہو چکے ہیں

کانپور کے بعد دوسرا بڑا ہنگامہ بریلی میں ہوا۔ جہاں طلباء نے بہت سی لاریوں اور جیپوں کو آگ لگا دی۔ بجلی کے کھمبے اور بلب توڑ پھوڑ دیئے اور پولیس والوں پر بار بار پتھراؤ کیا۔ پولیس نے اپنے بچاؤ کے لئے آنسو گیس استعمال کی اور ڈنڈے برسائے جھگڑا اس وقت ہوا جب طلباء نے حفاظی کالج کو کھولنے کا مطالبہ کیا۔ اس کالج کو ہنگاموں کے خطرے کے پیش نظر حکام نے بند کر دیا تھا۔

● جکارتہ ٦۔ اکتوبر:۔ انڈونیشیا کی عوامی مشاورتی کانگریس کے چیئرمین جنرل عبدالحارث نسوشن نے کہا ہے کہ صدر سوئیکارنو کو کبھی فوجی عدالت میں طلب کیا جا سکتا ہے وہ قانون سے بالاتر نہیں اور اگر عدالت میں ان کی گواہی کی ضرورت محسوس ہوئی تو انہیں ضرور طلب کیا جائے گا۔

سماٹرا کے شہر میدان میں تقریر کرتے ہوئے جنرل نسوشن نے کہا کہ صدر کو ان حالات سے عدالت کو روشناس کرانا چاہیئے۔ جو گذشتہ سال ناکام انقلاب کے وقت یا اس کے بعد پیش آئے تھے اس کے علاوہ انڈونیشیا کی اقتصادی بدحالی اور عوام کے پست حوصلہ کی وجوہ بھی صدر سوئیکارنو سے معلوم کی جانی چاہئیں۔

●۔ لاگوس ٦ اکتوبر:۔ مشرقی نائیجیریا میں عیسائی قبائلیوں نے ایک ریلوے ٹرین پر اچانک حملہ کر کے متعدد مسلمانوں کو ہلاک کر دیا۔ یہ ٹرین چار سو مسلمانوں کو لے کر مشرقی نائیجیریا سے شمالی نائیجیریا کی طرف جا رہی تھی۔ مشرقی نائیجیریا میں شدید فرقہ وارانہ فسادات کے بعد وہاں سے مسلمانوں کا انخلاء شروع ہو گیا ہے۔ رائٹر نے بتایا ہے کہ شمالی نائیجیریا کے شہروں میں پچھلے ہفتے کے خونریز فسادات کے بعد اب امن بحال ہو گیا ہے اندازہ لگایا ہے کہ ان فسادات میں مرنے والوں کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ کانو اور کدونہ کے شہر جو مسلم اکثریت کے علاقے ہیں اب پرسکون ہیں اور سڑکوں پر سے لاشیں ہٹا دی گئی ہیں ٹریفک بحال ہو گیا ہے اور لوگوں نے کام کاج شروع کر دیا ہے۔

● ماسکو ٦۔ اکتوبر۔ امریکہ اور مغربی جرمنی نائیجیریا کی قومی یکجہتی سالمیت اور آزادی کے خلاف ریشہ دوانیاں کر رہے ہیں۔ تاکہ نائیجیریا میں کبھی بھی اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی سکت پیدا نہ ہو سکے۔ یہ الزام روس کے اخبار پراودا نے کل نائیجیریا کے فسادات پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے اداریہ کالم میں لگایا ہے

●۔ نئی دھلی ٦ اکتوبر۔ جالندھر میں دو بھوک ہڑتالی مزدور لیڈر بم پھٹنے سے ہلاک ہو گئے۔

ٹیکسٹائل مل پھگواڑہ کے یہ مزدور لیڈر تنخواہ میں اضافے کے مطالبے کے لئے بھوک ہڑتال پر تھے۔ گذشتہ روز انہیں ایک پارسل ملا۔ انہوں نے اس کو اپنے ہمدردوں کی طرف سے تحفہ سمجھا جونہی اسے کھولا گیا تو وہ خوفناک آواز سے پھٹ پڑا۔ ہڑتالی مزدور موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔

●۔ کراچی ٦ اکتوبر۔ وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے نیویارک کے یہودی میئر مسٹر لنڈسے کی دعوت کو ٹھکرا کر عرب دوستی کا جو ثبوت دیا ہے اس پر سعودی عرب کے شاہ فیصل نے پاکستان کا شکریہ ادا کیا ہے نیویارک کے میئر نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت کرنے والے مندوبین کے اعزاز میں لنچ دیا تھا لیکن وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے اس دعوت کو صرف اس وجہ سے ٹھکرا دیا کہ یہودی میئر نے شاہ فیصل کے حالیہ دورے نیویارک کے موقع پران کے اعزاز میں دی جانے والی دعوت کو منسوخ کر دیا تھا۔ اور یہودی میئر کا یہ اقدام عربوں کی توہین کے مترادف سمجھا گیا تھا۔ شاہ فیصل نے مسٹر شریف الدین پیرزادہ کے اقدام کو سراہا ہے اور حکومت پاکستان کا عرب دوستی کا ثبوت دینے پر شکریہ ادا کیا ہے۔

●۔ راولپنڈی ٦۔١٠:۔ نومبر پاکستان کے چیف الیکشن کمشنر جی معین الدین رخصت ختم ہونے پر ١٥ اکتوبر کو اپنا عہدہ پھر سنبھالیں گے۔ وہ یکم ستمبر کو ٦ ہفتے کی رخصت لے کر بیرونی ممالک کو چلے گئے تھے۔ اور اس دوران میں سپریم کورٹ کے مسٹر جسٹس اے رحمٰن قائم مقام چیف الیکشن کمشنر کی خدمات انجام دے رہے تھے

—٭—

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے

حاصل کریں

(مینیجر)

ضرورتِ سرمایہ

ایک منافع بخش فیکٹری کی مزید توسیع کے لئے جس میں ٢٠ لاکھ روپیہ کا سرمایہ لگا ہوا ہے مزید حصہ داروں کی ضرورت ہے کم از کم حصہ بیس ہزار روپے کا ہو گا۔ تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر تحریر کریں

معرفت اخبار الفضل۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

ربوہ کے مقامی احباب کے لئے ایک خاص سہولت

ہم نے دوستوں کی سہولت کے لئے کراکری کے علاوہ ہر قسم کے سائبان وقتاً تیار کر لئے ہیں کرایہ پر حاصل فرمائیں۔

گوندل کراکری سٹور اینڈ ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ

تریاقِ معدہ معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے مفید دوا قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو روپیہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

دا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے مغفرت اور فضل کا وعدہ

ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اپنی برکتوں کے دروازے کھول دیتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔ (آیت ۲۶۹) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے خواہ یہ ڈرانا مالی قربانی کے متعلق ہو یا جانی قربانی کے متعلق ہو یا اور کسی قسم کی قربانیوں کے متعلق۔ وہ کہتا ہے کہ اگر تم مال دو گے تو تمہاری ضروریات کے لئے کچھ نہیں رہے گا۔ تم تنگ دست ہو جاؤ گے اور لوگوں سے مانگتے پھرو گے۔ یا جان پیش کرو گے تو تباہ ہو جاؤ گے۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ اگر بے حیائی کے کام ہوں تو شیطان انسان کو بلا دریغ اپنا سارا روپیہ لٹا دینے کی ترغیب دیتا ہے۔ گویا نیکی کی راہ میں تو وہ ایک مشفق بن کر کھڑا ہو جاتا ہے اور بدی کی راہ میں دلیری سے قدم آگے بڑھانے کی تلقین کرتا ہے۔ غرض قربانی کرنے کو تو ایک مومن بھی کرتا ہے اور کافر بھی مگر مومن کی قربانی خدا کے لئے ہوتی ہے اور کافر کی قربانی اسلئے

کاموں کے لئے ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والے ہوتے ہیں۔

دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ شیطان انسان کے ساتھ وعدہ تو راحت و آرام اور دولت و آسائش کا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے رستہ میں اپنا مال خرچ نہ کرو گے تو تم بڑے مالدار ہو جاؤ گے بڑی بڑی کوٹھیاں بنا لوگے اور ہر قسم کے سامان جمع کر لوگے مگر اس کا نتیجہ فقر ہوتا ہے کیونکہ جو قوم غرباء کی طرف توجہ نہیں کرتی اور صرف اپنے عیش و آرام کا خیال رکھتی ہے وہ تباہ ہو جاتی ہے جیسا کہ مردہ قوموں کی حالت سے ظاہر ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ شیطان تم سے ایسی باتوں کا وعدہ کرتا ہے جو لفظاً سر تو بھلی معلوم ہوتی ہیں مگر ان کا

انجام فقر یعنی تباہی اور بربادی اور رسوائی ہوتا ہے۔

وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ اور جن کاموں کا حکم دیتا ہے اُن کا عیب کھلا اور ظاہر ہوتا ہے۔ فحش ہر ایسی بدی کو کہتے ہیں جس کی برائی ظاہر ہو۔ اسی طرح فحش بخل کو بھی کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے اس کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ تمہیں بخل کا حکم دیتا ہے۔ حالانکہ بخل ایک ناپسندیدہ امر ہے اور عرب لوگ تو خصوصیت سے بخل کو سخت بُرا سمجھتے تھے۔ یا یہ کہ وہ ہمیشہ بدی کا ہی حکم دیتا ہے گویا عملاً بھی وہ بری بات ہوتی ہے اور عزت کے لحاظ سے بھی نقصان دہ ہوتی ہے۔ اور یہی دو باتیں انسان کو کسی کام سے روکتی ہیں۔ انسان یا عزت کو دیکھتا ہے یا فائدہ کو دیکھتا ہے

وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے یعنی تمہاری کمزوریوں کی پردہ پوشی کرنے اور عیوب کو مٹا دینے کا اور پھر پہلے سے بھی زیادہ دینے کا۔ یہاں اگر مغفرت کو عام رکھا جاتا تو یہ خیال کیا جا سکتا تھا کہ اس سے مراد بندوں کا ایک دوسرے کی کمزوری کو نظر انداز کرنا ہے مگر مغفرۃ منہ فرما کر اس طرف اشارہ کیا کہ یہ مغفرت اس کی طرف سے ہوگی اور پھر یہی نہیں کہ وہ مغفرت کا وعدہ کرتا ہے بلکہ وہ فضل کا بھی وعدہ کرتا ہے یعنی اس بات کا بھی کہ وہ تمہیں مزید ترقی دے گا اور تمہارے لئے اپنی برکتوں کے دروازے کھول دے گا"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۶۱۶، ۶۱۷)

ڈویژنل فٹ بال ٹورنامنٹ جھنگ

میلہ منڈی گراؤنڈ جھنگ میں پہلے ڈویژنل فٹ بال ٹورنامنٹ کا ۷ر اکتوبر ۱۹۶۶ء کو افتتاح ہوا ہے یہ ٹورنامنٹ ۹ر اکتوبر تک رہیگا اور کمشنر سرگودہا ڈویژن ۹ر اکتوبر ۲/۱ ۳ بجے بعد دوپہر تقسیم انعامات کی تقریب کی صدارت فرمائیں گے۔ داخلہ بلا ٹکٹ ہوگا۔ لہٰذا شائق حضرات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر ٹورنامنٹ کو بارونق بنائیں۔ (چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

صدر شنائے آج راولپنڈی پہنچ رہے ہیں

معزز مہمان کو ۲۱ توپوں کی سلامی دی جائے گی،

راولپنڈی ۷ر اکتوبر۔ ترکی کے صدر جنرل جودت شنائے اپنی اہلیہ مادام شنائے اور وزیر خارجہ مسٹر احسان صابری کے ہمراہ آج جمعہ کو تیسرے پہر تہران سے راولپنڈی پہنچ رہے ہیں۔ جہاں ان کا شاندار خیر مقدم کیا جائے گا۔ صدر شنائے کو ۲۱ توپوں کی سلامی دی جائے گی۔ اور فوج کا ایک چاق و چوبند دستہ انہیں گارڈ آف آنر پیش کرے گا۔

چک لالہ کے ہوائی اڈے پر صدر ایوب خان سب سے پہلے معزز مہمان کا خیر مقدم کریں گے۔ اس کے بعد ان کا کابینہ کے وزراء، ارکان، قومی و صوبائی اسمبلی اور دوسرے ممتاز لوگوں سے تعارف کرایا جائے گا۔ صدر شنائے ہوائی اڈے سے سیدھے صدر کے مہمان خانے جائیں گے وہ پاکستان میں چھ دن قیام کریں گے اور اس دوران لاہور، ڈھاکہ اور کراچی بھی جائیں گے۔ صدر ایوب اور معزز مہمان عالمی صورت حال مسئلہ کشمیر اور قبرص کے سوال پر بات چیت کریں گے۔

وفاقی دار الحکومت اور دوسرے شہروں میں صدر شنائے کے شاندار استقبال کی جو تیاریاں کی جا رہی ہیں اور عوام جس جوش و خروش کا مظاہرہ کر رہے ہیں اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ پاکستانی عوام اپنے ترک بھائیوں سے کس قدر محبت کرتے ہیں ترکی نے ستمبر کی جنگ میں پاکستان کی جو قابل قدر اخلاقی اور مادی امداد کی تھی اس پر وہ ترک قوم کا شکریہ ادا کرنے کے لئے کتنے بے تاب ہیں۔ توقع ہے کہ راولپنڈی میں صدر شنائے کو خوش آمدید کہنے کے لئے راولپنڈی کے علاوہ آس پاس کے دوسرے علاقوں سے لوگ بڑی تعداد میں راولپنڈی پہنچیں گے۔

رومانیہ کے نئے سفیر نے کاغذات تقرری پیش کر دیئے

راولپنڈی ۷ر اکتوبر۔ رومانیہ کے نئے سفیر نے کل ایوان صدر میں صدر ایوب خان کو کاغذات تقرر پیش کر دیئے۔

سولہ ہزار پانچ سو افراد کو سفر حج کی اجازت دی جائے گی

۲۰ر اکتوبر سے ۱۹ر نومبر تک درخواستیں وصول کی جائیں گی۔

راولپنڈی ۷ر اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے کل سال رواں کے لئے حج کی نئی پالیسی کا اعلان کر دیا جس کے مطابق اس سال ۱۶۵۰۰ افراد کو سفر حج پر جانے کی اجازت دی جائے گی۔ یہ تعداد گذشتہ سال حج پر جانے والوں کے مقابلہ میں چار گنا زیادہ ہے نئی حج کی پالیسی کی جن تفصیلات کا اعلان کیا گیا ہے ان کے مطابق بونس واؤچر استعمال کرنے والے افراد کو بھی ہوائی جہاز میں یا سمندری جہاز کے پہلے درجہ میں سفر کرنے کی خاص اجازت دی جائے گی۔

صدارتی کابینہ نے جس کا اجلاس کل صدر ایوب کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا نئی حج پالیسی کی منظوری دی تھی۔ سفر حج کے لئے جو تعداد مقرر کی گئی ہے اس میں سے ایک ہزار افراد ہوائی جہاز میں سفر کریں گے۔ ہوائی جہاز کا کوٹہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان مساوی بنیاد پر تقسیم کیا جائیگا اس سال بھی حج کی درخواستوں کے سلسلے میں بعض پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک پابندی یہ ہے کہ ۱۸ سال سے کم عمر کے افراد اور بچوں کو حج پر جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ وہ لوگ بھی درخواستیں نہیں دے سکیں گے جو پہلے حج کر چکے ہیں۔ حج بدل کے لئے بھی اس سال درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی عازمین حج کی درخواستیں ۲۰ر اکتوبر سے ۱۹ر نومبر تک وصول کی جائیں گی۔ تمام اضلاع میں عرشے کی نشستوں کے کوٹے کے لئے قرعہ اندازی ۲۱ر نومبر کو منعقد ہوگی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴